

و مشن نمبر ۴۰ حکومت شام کو نسل کشی دہاکے
قوم کے فائدے کے لئے دوسری پوری قوم یا
پوری نسل کو ختم کر دینے کا جرم کو ختم کرانے کے
لئے ایک بین الاقوامی معاہدہ میں شمولیت کا اقوام
متحدہ کی جانب سے دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔
حکومت شام نے ابھی اقوام متحدہ کو اپنا جواب نہیں
جھپکا۔ لیکن یہاں یہ احساس قوی ہے کہ فلسطین
کی عرب آبادی کی تیجہ کنی کر کے اسرائیل کا وجود میں
آنا نسل کشی کی ایک مثال ہے۔ یہاں یہ خیال ظاہر
کیا جا رہا ہے کہ عرب حکومتیں جنہیں اس قسم کا
دعوت نامہ موصول ہوا ہو گا۔ اگر یہ مسئلہ تھوڑا
دیر سے پے روضی ہو جائیگا۔ (استار)

چند اہم روایات و کثوف

الحقیر امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

موتبرکے - مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی ناسل

فرمایا

کچھ عرصہ سے مجھے ان روایات اور کثوف کے شائع کرنے کا موقع نہیں ملا۔ جو پچھلے چند ماہ میں مجھے ہوتے رہے ہیں۔ درحقیقت کچھ سفر کی وجہ سے اور کچھ بیماری کی وجہ سے کل پیدا ہوا۔ اور میں اس طرف توجہ نہ کر سکا۔ اس عرصہ میں ہونے والے روایات و کثوف میں سے کئی تو مجھے بھول چکے ہیں۔ مگر جو یاد ہیں ان کو میں احباب کی اطلاع کے لئے شائع کرتا ہوں۔

(۱)

میں نے اس عرصہ میں دو دفعہ دیکھا کہ میں قادیان گیا ہوں۔ تفصیلات مجھے یاد نہیں رہیں۔

(۲)

ای طرح میں نے دیکھا کہ ہمارے ایک دوست کو ایک دشمن نے دعوت دی۔ اس دوست نے مجھ سے بھی خواہش کی کہ میں اس کے ساتھ چلوں۔ میں نے ہلکی سی نطاسہ کی۔ کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی فتنہ کی صورت پیدا کرے۔ لیکن اس دوست نے اصرار کیا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ آپ ضرور چلیں۔ جب میں بلانے والے کے گھر کے قریب پہنچا۔ تو میں نے دیکھا کہ دو شخص اس گھر میں سے نکلے۔ اور ایک طرف کو دوڑ پڑے۔ جن میں ایک شخص وہ بھی تھا جس نے بلوایا تھا۔ کچھ فاصلے پر جا کر اس نے جب میں سے پستول نکالا۔ اور مجھ پر فائر کیا۔ تین فائر اس نے کیے بعد دیگرے کئے۔ جن کی گولیاں میرے آگے سے قریب سے گزر گئیں۔ تب میں نے بھی پستول اپنی جیب میں سے نکالا۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے خود حفاظت کروں۔ مگر مجھے یاد نہیں کہ میں نے پستول چلایا یا نہیں چلایا۔ ہاں اتنا یاد ہے کہ جب میں دیکھا حملہ کی ناکامی اور میرے دفاع کی تیاری کا وجہ سے وہ شخص رک گیا۔ تو میں تیزی سے اس جگہ سے دوڑ پڑا۔ اور ایک محلہ میں آیا جہاں احمدی زیادہ تھے۔ میں ان کو یہ واقعہ سنارہا تھا کہ ایک پولیس افسر آیا۔ اور اس نے کہا کہ گورنمنٹ کے حکم کے ماتحت میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔ جس گھر میں اس کے بیوی بچے بھی ہیں۔ گھر کی مستورات چھوٹے چھوٹے بچوں کو اٹھا کر میرے پاس دعا کے لئے لائیں۔ اور بچوں کے سر پر انہوں نے مجھ سے ہاتھ بھر دائے۔ اور دعا کروائی۔ اس وقت میں دل میں حیران ہوں کہ یہ کیسی نظر بندی ہے۔ کہ یہ لوگ مجھ سے دعائیں بھی کرواتے ہیں۔ اور برکت کے لئے ہاتھ بھی بھر داتے ہیں۔ اس کے بعد نماز کا وقت آیا۔ اور میں نے کہا کہ میں نے نماز پڑھنی ہے۔ اس پر اس پولیس افسر نے کمرے کا انتظام کر دیا۔ اس وقت بہت سے دوست اس کمرہ میں آ گئے۔ جن میں مجھے یاد ہے کہ شیخ بشیر احمد صاحب بھی ہیں۔ اور ماسٹر فقیر اللہ صاحب بھی ہیں۔ جو لاہور کی جماعت کے دوست ہیں۔ (گو یہ روایات سفر سندھ میں ہوئی تھی) میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ اس واقعہ کی اطلاع جماعتوں کو دے دینی چاہیے۔ میں نے شیخ بشیر احمد صاحب سے جو میرے پیچھے ہیں پوچھا کہ کیا جماعت کے دوستوں کو اس واقعہ کی اطلاع دے

دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں دے دی گئی ہے۔ تب میرے دل میں خیال آیا کہ میں ان سے پوچھوں کہ کیا چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اس پر معاشرے کے دل میں خیال گورا۔ کہ ایسا خیال کرنا تو کل کے کچھ خلافت ہے۔ کیونکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب حکومت کے افسر ہیں۔ ان کو اطلاع کرنے کے معنی تو یہ ہونے کہ ان سے امداد کی خواہش کی جائے۔ اس خیال کے آئے پر میں نے یہ سوال نہیں کیا۔ اور میں نے نماز شروع کر دی۔ میں نماز پڑھ کے سنتوں میں مشغول تھا۔ اور باقی دوستوں میں سے اکثر سنتیں پڑھ کر میرے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھے تھے کہ مجھے آوازیں آتی شروع ہوئیں۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی شخص بے ہودہ بکواس کر رہا ہے۔ وہ کہیں ایک احمدی کے پاس جاتا ہے۔ اور کبھی دوسرے احمدی کے پاس جاتا ہے۔ اور بے ربط سی باتیں کرتا ہے۔ میں نے خواب میں سمجھا۔ کہ یہ وہ پولیس افسر ہے۔ جس کے گھر پر میں ہوں۔ اتنے میں مجھے ماسٹر فقیر اللہ صاحب کی آواز آئی۔ کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم نے شراب پی ہوئی ہے۔ اور ایسی بے ہودہ باتیں کرتے ہو۔ میں تمہارے افسروں کے پاس شکایت کر دوں گا۔ اس پر وہ شخص گھبرا گیا۔ اور اس نے کہا ادب مجھ سے غلط ہو گئی ہے۔ مجھے معاف کر دیا جائے۔ اتنے میں میں سنتیں پڑھ کر فارغ ہوا۔ اور کمرے کے آگے صحن پر اس میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ پنجاب کی مختلف جماعتوں کے نمائندے اس خبر کو سن کر میرے ملنے کے لئے آ رہے ہیں۔ سیالکوٹ کا ایک وفد میرے پاس آیا۔ ان کا لیڈر ایک بڑھا معصی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے چہرہ سے بہت غم ٹپک رہا ہے۔ اس نے غمگین آواز میں مجھ سے پوچھا کہ حضور یہ کیا بات ہے۔ کہ حملہ دوسرے شخص نے کیا اور حکومت پر کسٹش آپ سے کر رہی ہے۔ میں اس دوست کی غمگین آواز سن کر اور غمگین چہرہ دیکھ کر دیکھ کر اس پر اڑا۔ اور میں نے اسے جواب میں کہا۔ کہ چوہدری صاحب گورنمنٹ نے یہ سوچا ہوگا۔ کہ دشمن نے حملہ تو کر لیا۔ اب یہ کہیں اس کا جواب نہ دیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(۳)

کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں ایک جلسہ میں ہوں اور تقریر کر رہا ہوں جلسہ گاہ کے ساتھ ہی چوترا بنا ہوا ہے۔ اور اس پر بھی کچھ دوست بیٹھے ہوئے ہیں جن میں مفتی محمد مہدی صاحب بھی ہیں۔ اور مفتی صاحب کے پاس وہ شخص بھی بیٹھا ہوا ہے۔ جس کے متعلق پہلی خواب میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ وہ مجھ پر حملہ آور ہے۔ مفتی صاحب نے ایک رقعہ پر ایک سوال لکھ کر بھیجا۔ کہ یہ صاحب اس جواب پوچھتے ہیں۔ میں نے وہ سوال پڑھا۔ تو مجھ پر یہ اثر ہوا۔ کہ سوال دور کر کے والے کی غرض سوال نہیں۔ بلکہ اظہارِ تعلق کر کے وہ سابق کشیدگی کو دور کرنا چاہتا ہے۔

(۴)

اس روایات سے پہلے میں ابھی لاہور میں تھا کہ کوئٹہ نہیں گیا تھا۔ کہ میں نے ایک روایا دیکھی کہ گویا جلسہ سالانہ ہے۔ اور جلسہ قادیان میں نہیں بلکہ قادیان سے باہر ہو رہا ہے۔ اور بے انتہا مخلوق جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتی ہے۔ عورت اور مرد اتنی کثرت سے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے ان سے زمین بھر گئی ہے۔ میں دوستوں سے مصافحہ کرنے کے لئے مختلف جگہوں میں چلا جاتا ہوں۔ اور دوستوں سے مصافحہ کرتا ہوں۔ اور جن کو پہچانتا ہوں ان سے باتیں کرتا ہوں۔ بہت سے جگہوں میں جا کر لوگوں سے مصافحہ کرنے کے بعد جب میں واپس لوٹا تو ایک شخص مجھے ملا۔ جس نے مجھ کو نہانہ طور پر مجھے گالیاں دینی شروع کر دیں اور بڑا بھلا کہنے لگا۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ اسے بکڑ لو اور باہر نکال دو۔ چنانچہ دوستوں نے اسے بکڑ لیا۔ اور باہر نکال دیا۔ تب میں واپس لوٹا۔ اور ایک جگہ پہنچا جہاں جلسہ گاہ کا انتظام ہو رہا تھا۔ میں نے جانا کہ اسے بھی دیکھوں۔ میں واپس پہنچا تو ایک شخص نے

کھڑے ہوئے لوگ اس کام کو کریں۔ اسی سلسلہ میں میں یہ کہتا ہوں کہ اس کام کو کامیاب بنانے کے لئے جس بات کی ضرورت ہے وہ تو یہ ہے کہ

یہ مشرقی محبت یہ رنگ مومنانہ

یعنی جو خلوص اور محبت ہم مشرقی لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے اور جو مادی اثرات کی وجہ سے مغربی لوگوں میں نہیں پائی جاتی اس سے یہ کام ہو سکتا ہے۔ دوسرے اس کے لئے اسلامی تعلیم کی ضرورت ہے اور یہ چیزیں امریکہ اور یورپ کے لوگوں میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ پس ہم اس کام میں کامیاب ہوں گے وہ نہیں ہوں گے۔

(کے)

خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے خلیفہ کی مدد کرے گا اور اس کی دعاؤں کو سنے گا۔ اور اس کے لئے دو فضلوں کے دروازے کھولے گا یعنی مادی بھی اور روحانی بھی اور وہ اس کے مردہ گاموں کو زندہ کرے گا اور ندامت میں سے اس کے لئے امید کی راہیں نکالے گا۔

(۸)

میں نے دیکھا کہ انریمل فلاسز اور وہ لیاقت علی خان صاحب وزیر اعظم پاکستان مجھے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس کوئی شکامیں کی گئی ہیں۔ ایک وسیع مکان میں ہوں جہاں وہ میرے پاس آئے ہیں گمان کا وہ یہ نہایت شریفانہ ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان شکامیوں کو حل کرنا چاہتے ہیں مگر بغیر تحقیقات کے ان پر یقین لانا پسند نہیں کرتے۔ مختلف سوالات انہوں نے مجھ سے کئے جن کے میں نے جوابات دیے

مگر وہ مجھے یاد نہیں رہے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ قادیان کے لوگوں کو حکومت ہندوستان نے تین تحفے دیے ہیں۔ وہ تحفے انہوں نے میان بھی کئے لیکن مجھے یاد نہیں رہے۔ ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی حکومت جو اتنے گہرے تعلقات قادیان کے لوگوں پر رکھتی ہے تو ضرور اس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ حکومت کو پاکستان کے احمدیوں سے بھی کوئی امید ملے ہوئی ہے۔ میں اس بات کو سن کر حیران ہوا ہوں کیونکہ وہ بات بالکل جھوٹی ہے۔ لیکن میں تردید کرنے سے اس لئے ڈرتا ہوں کہ چونکہ یہ حکم میرے پاس نہیں۔ ممکن ہے کوئی مقررہ ہیبت بات ہو جس کا مجھے علم نہ ہو پس میں نے ان سے کہا کہ میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں کسی نے غلط بات کہی ہے۔ لیکن قادیان کی انجمن کا تعلقی انتظامی طور پر میرے چھوٹے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب کے سپرد ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی بلوا کر پوچھ لیا جائے

اس پر میں نے کسی شخص کو بھیجا۔ اور وہ وہاں بشیر احمد صاحب کو بلوا لایا۔ میں نے وہاں بشیر احمد صاحب کے سامنے ساری بات دہرائی۔ انہوں نے بڑے زور سے اس کا انکار کیا اور کہا یہ شخص کسی دشمن کی مثرات ہے۔ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ تب میں نے وزیر اعظم صاحب سے کہا کہ جہاں تک ہندوستان کے احمدیوں کی ونا داری کا سوال ہے یہ باہمی سمجھوتہ ہے کہ ہر ملک کی دعا اس کی وفادار رہے گی۔ اس لئے ہماری جماعت کے وہ لوگ جو ہندوستان میں رہتے ہیں بہر حال حکومت ہندوستان کے وفادار رہیں گے۔ لیکن حکومت کی طرف سے ابھی ان کو امن میسر نہیں اور وہ قیدیوں کی طرح وہاں زندہ کی بسر کر رہے ہیں۔ وہ لوگ آزادی سے اپنے محلوں سے باہر نہیں جاسکتے۔ کوئی

کام کاج نہیں کر سکتے۔ کوئی گزارہ کی ان کی صورت نہیں۔ جب میں نے تفصیل یہ باتیں بتائیں تو یوں معلوم ہوا جیسے وزیر اعظم صاحب پر ان کا اثر ہوا۔ اور ان کے چہرہ سے رقت کے آثار ظاہر ہوئے۔ تب وہ اٹھے اور

ایک عربی لباس والے ایک شخص کو ملاقات کے لئے پیش کیا جس کی نسبت اس نے کہا کہ یہ مصری مصری ہیں اور یہ کہہ کے وہ مسکرایا اور اس نے کہا یہ شیخ عبدالرحمن مصری نہیں بلکہ اصل مصری ہیں۔ تب اس مصری شخص نے عربی زبان میں میری تعریف میں انکے خطبہ پڑھا یا شعر پڑھے۔ اس کے متعلق مجھے یاد نہیں رہا۔ اسی جگہ پر مجھے چوہدری نعمت خاں صاحب رٹائرڈ سیشن جج بیگم پور ضلع پور شہار پور ملے۔ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ان کا رنگ اصل سے زیادہ گورا معلوم ہوتا ہے اور صحت بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر میں اور آگے چلا تو ایک جگہ پر نہ معلوم کس لئے میں بیٹھ گیا ہوں۔ بڑے بڑے پتھر ہیں۔ میں ان پر بیٹھا ہوں کہ اتنے میں ایک سکھ نوجوان آیا ہے۔ اس کا رنگ گورا جسم موٹا اور قد اچھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پنجاب سے آیا ہے۔ وہ میرے پاس آیا ہے اور کہتا ہے میں نے سنا ہے کہ ہمارے گوروؤں نے ایک آنے والے شخص کے متعلق پیشگوئی کی ہوئی تھی اور آپ وہ ہیں۔ میں اس کی نشانی دیکھنا چاہتا ہوں اور وہ نشانی یہ ہے کہ اس کی پیٹھ پر ایک خاص قسم کا نشان بتایا گیا تھا۔ اگر مجھے وہ نظر آجائے تو میں اس کے پیچھے کھڑے ہو کر جیسا کہ پیشگوئی میں تھا آپ کی تائید میں سکھوں کو مخاطب کر کے ایک تقریر کروں گا۔ میں نے اسے کہا کہ ہاں ہاں وہ نشان میری پیٹھ پر موجود ہے اور وہاں میں مجھے خیال آتا ہے کہ پہلے نبیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے ایک نشان کی پیشگوئی کی تھی جسے اب نشان خانم التبین کہتے ہیں۔ اسی طرح سکھ گوروؤں نے بھی سکھوں کی اصلاح کے متعلق ایک آدمی کی آمد کی پیشگوئی کی تھی اور اس کا نشان بھی بتایا تھا جو اس کی پیٹھ پر ہوگا اور وہ میری پیٹھ پر ہے۔ تب میں نے اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا لیا اور اس شخص نے وہ نشان دیکھا اور تصدیق کی کہ واقعہ میں نشان موجود ہے۔ تب اس شخص نے چاہا کہ وہ کھڑے ہو کر سکھ قوم کو مخاطب کر کے کچھ شدید پڑھے جن میں ان کو سچائی کے قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میرے پہلو میں آکر کھڑے ہو جاؤ اور شدید پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ پیشگوئی میں تو یہ آتا ہے کہ اس پیٹھ کے نشان کے پیچھے کھڑے ہو کر وہ اعلان کرے گا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ اب جبکہ تم نے وہ نشان دیکھ لیا ہے۔ تم میرے پہلو میں بھی کھڑے ہو تو وہ پیٹھ کے پیچھے ہی کہلائے گا۔ گو میں اس پیشگوئی کی تاویلیہ کرتا ہوں کہ اس نشان کو دیکھ کر اور نشان والے کو مان کر وہ یہ اعلان کرے گا۔ تب اس شخص نے میرے پہلو میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے سکھ قوم کو مخاطب کر کے کچھ شدید پڑھنے شروع کئے وہ پرانی سکھی زبان میں ہیں جیسا کہ گرنٹھ کی زبان ہے۔ میں اس زبان کو سمجھتا نہیں۔ لیکن اس شخص کے اندر جوش پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ بلند آواز سے شدید پڑھتا چلا جاتا ہے اور میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ پنجاب میں سکھ اس آواز کو سن لے رہے ہیں اور ان تک اس درجہ سے تبلیغ پہنچ رہی ہے۔

(۵)

میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور میری دعاؤں کی قبولیت سے میرے دشمن ہلاک کئے جائیں گے اور خدا تعالیٰ ان کے نام کو مٹانا چلا جائے گا۔ اور ان کی طاقت کو کم کرنا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا وجود سکڑتا جائے گا اور ان کی شہرت ٹھٹھکی جائے گی۔ اور ان کے کاموں پر پردہ پڑ جائے گا اور ان کی عزتیں خاک میں مل جائیں گی۔

(۶)

میں نے دیکھا کہ امریکہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے میں انہیں ایک پیغام دے رہا ہوں اور پیغام یہ دیتا ہوں کہ امریکہ اور یورپ کے لوگ جو یہ کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو اس میں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ نہ ان کے طریق کار درست ہیں۔ اور نہ ان کے اندر وہ جذبہ اخلاص پایا جاتا ہے جس کے بغیر دل فسخ نہیں ہو سکتے۔ اس کام میں تو وہی جذبہ اور وہی صبح کوشش کامیاب ہو سکتی ہے جو اسلامی اصول کے مطابق ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے

بیرپ کے گلوب کی طرز کی معلوم ہوتی ہے اسی رنگ کی خوبصورت سی چیز پڑی ہے۔ لیکن وہ شخص کہتا ہے کہ یہ برازیل کے گئے ہیں۔ اس بات کے بعد مرزا عبدالحق صاحب نے کہا کہ میں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ہفتہ سے میں لوگوں کے گھروں پر جایا کروں۔ میں اس کے معنی یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ گھروں پر جایا کر تبلیغ کیا کروں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ گئے کی تعبیر غم بڑا کرتی ہے۔ میں خواب میں جسم قسم کی شکل برازیل کے گئے کی دیکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس سے مراد بظاہر غم نہیں کیونکہ وہ بہت ہی خوشحال شکل لیتی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو دوسرے گئے دیکھے ہیں ان سے مراد غم ہو۔ اور جو برازیل کے گئے دیکھے ہیں۔ ان سے مراد غم کا ادراک ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ تعلق تربیب کی وجہ سے بھی وہی نام رکھ دیا جاتا ہے۔

رضعتی سلام کر کے باہر موٹر کھڑا ہے اس میں سوار ہو گئے۔ میں بھی ان کے اعزاز میں موٹر تنگ گیا ہوں۔ موٹر میں بیٹھتے ہوئے بھی انہوں نے مجھے سلام کیا۔ اس کے بعد پھر کچھ ان کے دل میں خیال گذر اور وہ میری طرف منظرے اور کہنے لگے کہ اگر آپ چاہیں تو میں کوشش کروں کہ آپ کارا کا دسیم احمد اصرار آجائے۔ میں نے کہا نواب زادہ صاحب آپ یہ کیا کہتے ہیں۔ قادیان کو تو ہم نے آباد رکھنا ہے۔ اگر میں اپنے لڑکے کو بلاؤں تو دوسرے لوگ قربانی کے لئے کس طرح تیار ہوں گے۔ اور وہاں کس طرح آباد ہوں گے۔ پھر میں نے کہا اگر وہ لڑکا خود بھی آجائے اور اس کی جگہ پر کوئی دوسرا جانے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو لڑکا پھر میں کوشش کروں گا کہ میں وہاں چلا جاؤں۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو بھی سن کر وہ بہت متاثر ہوئے اور موٹر میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

۲۱۳۲۲	ڈاکٹر شیر محمد صاحب	۲۴ نومبر
۲۱۳۲۹	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۳۰
۲۱۳۲۹	ڈاکٹر محمد شیر محمد صاحب	۲۸
۲۱۳۵۹	عبدالغفر صاحب ایس ڈی	۳۰
۲۱۳۶۲	چوہدری محمد شریف باجوہ	۳۰
۲۱۳۶۴	چوہدری عاشق محمد صاحب	۳۰
۲۱۳۶۹	راجہ محمد افضل صاحب	۲۰
۲۱۳۷۷	چوہدری غلام قیصر صاحب	۲۰
۲۱۵۷۹	سید سید احمد صاحب	۲۶
۲۱۷۹۷	محمد فضل حسین صاحب	۲۰
۲۱۷۷۰	چوہدری محمد دین	۲۱

ماہ نومبر ۱۹۳۹ء میں
آج پندرہ الفضل ششم ہے سالانہ قیمت ۲۱ روپے ششماہی قیمت
ایک روپے ستر ہی چھ روپے ہے آپ ہر روزی ذکر مذکور بالا شرح کے
مطابق قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر سالانہ یا مئی اس طرح دی جا
کے اشراجات بیج جائینگے اگر دس دن تک قیمت دفتر ہذا میں
بہ منی تو مجبوراً وہی بیجی میں بیجا یا جائیگا۔ اگر غرضت
آپ نے وہی بیجی دلیں زیادہ تو پھر ایک اخبار مجبوراً موصول قیمت
دو گنا پڑے گا (منجور الفضل)

(۹)
میر نے دیکھا کہ میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ جب تک تم لوگ دجال کو نہ مار لو اس وقت تک تم دنیا کو فتح نہیں کر سکتے۔ جب میں نے یہ فقرہ کہا تو میں نے دیکھا کہ جماعت کے لوگوں کے چہرہ پر ایک افسردگی سی آگئی۔ اور یوں معلوم ہوا۔ جیسے وہ سمجھتے ہیں کہ دجال کا مارنا تو بڑا مشکل کام ہے۔ اس لئے ہمارے ترقی بھی ایک موبہوم چیز ہے۔ تب میں نے ان سے کہا۔ دیکھو جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جب تک تم دجال کو نہ مار لو تم دنیا پر غالب نہیں آ سکتے۔ تو خدا تعالیٰ کا منشاء اس بات پر زور دینے کا نہیں تھا کہ تمہاری ترقی موبہوم ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ مسیحت پر زور دینا چاہتا تھا۔ کہ تم جلد سے جلد کوشش کر کے دجال کو مار لو۔ پس مایوس ہونے کی وجہ نہیں۔ بلکہ اپنے فرض کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اعط
دلیسی: چنبیلی گلاب، مشک، گل شبنم، گل سوسن، اعجازی، شام شیراز، زکس (انگریزی)، چنبیلی گلاب، مشک، شبنم، سوسن، زکس، پاپون، شادی وغیرہ وغیرہ دلیسی فی تولہ چار روپے۔ انگریزی فی شیشی عدد علاوہ محصول ڈاک

عبدالرحمن کا فانی اینڈ سنز قادیان حال
سید مسٹا بازار لاہور کی تیار کردہ
محافظ احمر گولیاں
احمر کا چالیس سالہ مجرب علاج فی تولہ دیر پھڑو
مکمل خوراک پندرہ روپے ۱۵/-
نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ
حکیم عبدالقدیر کا فانی (سنہ) سید مسٹا بازار لاہور

(۱۰)
مندرجہ ذیل دیا دہی میں غالباً ہوں کے ہیلینہ میں دیکھی تھی۔
میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور مسجد مبارک کے اوپر کے صحن میں ہوں۔ اس وقت مسجد مبارک کی وہی دست معلوم ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی اور اس قسم کی شہ نشین اس پر بنی ہوئی ہے۔ اس شہ نشین پر بیٹھے ہوئے میں نیچے دیکھ رہا ہوں اور میری نظر اس کمرہ پر ہے جس میں اب ہمارے گیارہ تھی۔ نگری زمانہ میں وہاں ضیاء الاسلام پریس کام کرتا تھا۔ جو حضرت خلیفۃ الاولیٰ رضی اللہ عنہ کے مطبع گاہ اور کتب خانہ تھا۔ یہ کہہ دوں گا کہ وہاں نے وہاں نظر کی تو دیکھا کہ وہاں ایک مجلس لگی ہوئی ہے اور اس مجلس میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر گزحہ کالج کے کچھ لڑکے ہیں اور کچھ پروفیسر ہیں۔ جن میں کچھ ہندو بھی شامل ہیں۔ ہندوؤں میں سے ایک مرثا تارکوس نامی شخص ہے۔ وہاں کوئی میٹنگ ہو رہی ہے اور کوئی مشورے ہو رہے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ میں نے دیکھا اس جلسہ کی پریذیڈنٹ میری لڑکی عزیزہ امینہ القیوم بیگم سلیم اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جلسہ کی صدارت کر رہی ہے اور مختلف نمبر کھڑے ہو ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس خواب میں ایک لطیف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح جماعت قادیان کو دوبارہ اپنی تنظیم مکمل کرنی چاہیے۔ اور اپنے کام کو وسیع کرنا چاہیے۔

احمر اجسرد ط
حمل اگر جانا۔ بچہ پیدا ہو کر مندرجہ ذیل ابراہیم سے فوت ہو جانا۔ سبز۔ سفید درت۔ تھے۔ پیش۔ پھوڑے پھینیاں۔ جھالے۔ زہر باد۔ خنزہ مبارکی۔ بجا محرقہ۔ دوسری۔ نو نیا ان سب کے لئے
حسب احمر اکیر ہے۔ ان چالیس سالہ مجرب گولیوں کے استعمال سے بظہر خدا ہزاروں بے پراغ گھر اس وقت خوبصورت بچوں سے روشن ہیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست پیدا ہو کر والدین کے لئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ
یکرت مہکوانے پر تیرہ روپے بارہ آئے علاوہ محصول ڈاک

(۱۱)
ستمیر کی بات ہے۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوں۔ چوہدری شہ نواز صاحب سیالکوٹ واسے جو کراچی میں تجارت کرتے ہیں وہ آئے اور ایک تین چار ماہ کا بچہ جو انہوں نے گود میں اٹھایا ہوا ہے وہ لے کر انہوں نے میری گود میں بٹھا دیا۔ جیسا کہ بچے کو پیار دلوانے کے لئے بٹھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ چوہدری شہ نواز صاحب کا لڑکا ہے۔ رنگ سبز تولہ۔ موٹا تازہ اور ذہین لڑکا معلوم ہوتا ہے۔ نہ معلوم اس سے میرا دہی ہے کہ ان کے ایک اور لڑکا ہوئے۔ والا ہے یا کسی مشکل کام میں ان کو کامیابی حاصل ہونے والی ہے۔

(۱۲)
جلد نہ کر گودھا کے بعد میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں ہوں اور ایک شخص نے سات آٹھ گئے رسمی میں بندھے ہوئے میرے سامنے لا کر رکھے ہیں اور کہتا ہے کہ یہ ڈھپلی کشتہ صاحب لے بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد اس نے نہایت خوبصورت زمردی رنگ کا ایک گندہ سا میرے آگے رکھا۔ اس میں ایک اور چیز اسی کے ساتھ لگی پڑی ہوئی ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا عبدالحق صاحب میرے پاس کھڑے ہیں۔ وہ آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ یہ بھی گئے ہیں۔ یہ برازیل کے گئے ہیں۔ انہیں تعجب ہوتا ہے کہ یہ کس قسم کے گئے ہیں۔ نہایت خوبصورت گئے کا شکل کی چیز ہے اور اس کے اندر ایک اور چیز جو

سرمد مبارک: قیمت فی تولہ ۲/۸ فہرست طلب فرمائیں
دواخانہ نوادہ حسن جو دھال لڈنگ لاہور